رپورٹ سیمینار

'دہشت گردی اور اسلام'

۲۳/جولائی ۲۰۰۵ کو ہمدرد سنٹر لاہور میں جامعہ لاہور الاسلامیہ کے زیر اہتمام چیئرمین سینٹ آف پاکستان جناب محمد میاں سومرو کی زیر صدارت مذکورہ موضوع پر ایک سیمینار کا انعقاد کیا گیا جس میں تمام مکاتب ِفکر کے نمائندہ علماے کرام شریک ہوئے۔ صبح ۱۰ بجے سیمینار کا باقاعدہ آغاز قاری حمزہ مدنی کی تلاوتِ کلام پاک سے ہوا اور سٹیج سیکرٹری کے فرائض 'بیت الحکمت' کے ڈائریکٹر پروفیسر عبدالجبار شاکر نے انجام دیے۔

لندن میں چند روز قبل ہونے والے بم دھماکوں کے بعد پیدا ہونے والی صورتحال پر مختلف مکاتب ِفکر کے اظہارِ خیال کے لئے یہ سیمینار منعقد کیا گیا تھا جس میں جماعت ِاسلامی پاکستان کے ممتاز رہنما حافظ محمد ادریس، تحریک ِحرمت قرآن پاکستان کے سربراہ انجینئر سلیم اللہ خاں، ادارئہ علوم اثریہ فیصل آباد کے رئیس مولانا ارشاد الحق اثری، تنظیم المدارس پاکستان کے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی، وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان کے ناظم امتحانات مولانا محمد اعظم تحریک المجاہدین کے ڈاکٹر محمد راشد رندھاوا، بیت الحکمت کے ڈائریکٹر پروفیسر عبدالجبار شاکر جمعیۃ احیاء التراث الاسلامی کے نمائندہ حافظ اسحق زاہد، جامعہ میں گذشتہ سال منعقد ہونے والی ورکشاپ کے ناظم ڈاکٹر حافظ محمد انور، ممتاز صحافی جناب عطاء الرحمنٰ، نثار احمد ایڈووکیٹ، پروفیسر مزمل احسن شیخ، مولانا عبدالرشید خلیق، مدیر ماہنامہ محدث حافظ حسن مدنی، جامعہ لاہور الاسلامیہ میں کلیۃ الشریعۃ کے پرنسپل مولانا رمضان سلفی، مولانا محمد شفیق مدنی، مولانا عبدالقوی لقمان، پروفیسر خالد حمید قریشی، مکتبہ قدوسیہ کے ڈائریکٹر عمر فاروق قدوسی، الاعتصام کے مدیر حافظ عبدالوحید اور پنجاب یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر عبداللہ کے علاوہ جامعہ لاہور الاسلامیہ کے تمام اساتذہ اور جمعیۃ احیاء التراث الاسلامی کے ۱۶۰ دعاۃ نے شرکت کی۔

٭ **خطبہ استقبالیہ** کے لئے جامعہ لاہور الاسلامیہ کے مدیر حافظ عبد الرحمٰن مدنی کو دعوت دی گئی۔ اُنہوں نے مہمانانِ گرامی اور تمام حاضرین کو خوش آمدید کہا اور تقریب میں تشریف آوری پر جامعہ کے ذمہ داران کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کیا۔ اُنہوں نے تاریخی تناظر میں دہشت گردی کے حوالہ سے اسلام کے موقف کو پیش کرتے ہوئے دہشت گردی کو اپنے مفادات کے حصول کے لئے مغربی طاقتوں کا ایک بڑا ہتھیار قرار دیا جسے خود ساختہ ایشو بنا کر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف عالمی دہشت گردی کا آغاز کر دیا گیا ہے۔

اُنہوں نے دورِ حاضر میں ملتِ اسلامیہ کو درپیش چیلنجز کا تذکرہ کرتے ہوئے مسلمانوں کو ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلایا اور اُنہیں اپنی قوت کو ہر قسم کے تخریبی ہتھکنڈوں سے محفوظ رکھتے ہوئے علم وتحقیق کی تابندہ روایات کو زندہ کرنے اور یورپ کے ساتھ مکالمہ کی راہ اختیار کرنے کا مشورہ دیا۔ اُنہوں نے بتایا کہ علم وتحقیق سے مسلمانوں کا تعلق گہرا کرنے کے لئے جامعہ ہذا کے زیر اہتمام پاکستان بھر سے تشریف لائے ہوئے سینکڑوں علما کی ایک تربیتی ورکشاپ کا آغاز ہو رہا ہے اور یہ سیمینار بھی اس ورکشاپ کے آغاز کی مناسبت سے ہی منعقد کیا جا رہا ہے۔ مولانا کا مکمل خطاب اور خطبہ استقبالیہ اسی رپورٹ سے متصل بعد ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

٭ سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان کے ناظم امتحانات **مولانا محمد اعظم** نے قرآنی آیت ﴿إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللهِ الإِسْلَامُ﴾ (آلِ عمران:۱۹) سے اپنی تقریر کا آغاز کرتے ہوئے اسلام کو امن وسلامتی کا علمبردار مذہب قرار دیا اور کہا کہ دہشت گردی کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی حدیث ''حیرہ سے مکہ تک ایک عورت بلا خوف وخطر اکیلی سفر کرے گی۔'' کا حوالہ دیتے ہوئے اسلام کے اس امن وسلامتی کے پیغام کو ساری دنیا تک پہنچانا اُمتِ مسلمہ کی اہم ذمہ داری قرار دیا۔ اُنہوں نے کہا کہ اسلام کے قلعے 'دینی مدارس' پر دہشت گردی کا کوئی واقعہ ثابت نہیں ہو سکا ہے، اس کے باوجود ان پر دہشت گردی کا الزام عائد کرنا مضحکہ خیز ہے۔

٭ جماعتِ اسلامی پاکستان کے ممتاز رہنما **حافظ محمد ادریس** نے آیتِ کریمہ ﴿إِنَّ هٰذِهٖ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَّاحِدَةً﴾ (الانبیاء:۹۲) اور فرمانِ نبویؐ «الجهاد ماضٍ إلىٰ يوم القيامة»

سے اپنے خطاب کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ اُمت ِاسلامیہ جسد ِواحد کی مانند ہے۔ اس کا کوئی حصہ اگر اُمت کے دیگر افراد کی ٹیس کو محسوس نہیں کرتا تو گویا وہ شل ہو چکا ہے۔ اُمت کے مسائل میں دلچسپی رکھنا ہر مسلمان کا فرض ہے !!

اُنہوں نے کہا کہ امریکہ کی عالمی دہشت گردی اور افغانستان وعراق پر غاصبانہ قبضہ کے خلاف ردِعمل میں اگر مسلمان اُٹھ کھڑے ہوں تو اس میں کوئی اچنبھے کی بات نہیں ہے۔ اُنہوں نے لندن کے میئر کی بات کا حوالہ دیا جس نے لندن کے سٹی ہال میں کہا تھا:

''جس قدر ہم نے مسلمانوں پر ظلم ڈھائے ہیں، اس کا اگر دسواں حصہ ہم پر ڈھائے جاتے تو ہم میں کہیں زیادہ 'دہشت گرد' پیدا ہوجاتے۔''

اُنہوں نے ۱۱ستمبر کے واقعات اور برطانیہ میں حالیہ بم دھماکوں کو اسلام کے خلاف ایک گھناؤنی سازش قرار دیتے ہوئے یہودیوں کو اس کا ذمہ دار قرار دیا اور کہا کہ ۶ ہزار یہودیوں کا ۱۱ ستمبر کے روز ورلڈ ٹریڈ سنٹر میں ڈیوٹی پر نہ جانا اور برطانیہ میں دہشت گردی کے واقعات کی روک تھام پر ہونے والی میٹنگ میں یہودی وزیر کا حاضر نہ ہونا اس کا واضح ثبوت ہے۔

اُنہوں نے مدنی صاحب کی بات کہ ''یورپ کے ساتھ مکالمہ ہونا چاہیے'' کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ اہل یورپ کے درمیان خیر کے علمبردار بھی موجود ہیں۔ اُنہوں نے امریکی مصنف کی کتاب America is Rogue State (بدمعاش امریکہ) کے حوالے سے امریکہ کے ظلم وستم اور پاکستان کے خلاف اس کی سازشوں کا ذکر کیا۔ اُنہوں نے نیلسن منڈیلا، یاسر عرفات وغیرہ کو پہلے دہشت گرد اور پھر امن کا نوبل پرائز دینے کو امریکہ اور یورپی طاقتوں کا دوہرا معیار قرار دیا۔ اُنہوں نے کہا آج علی گیلانی کو دہشت گرد کہا جارہا ہے، لیکن ایک وقت آئے گا کہ ان شاء اللہ پھر وہی نوبل پرائز کے حق دار قرار پائیں گے۔ اُنہوں نے پرامن لوگوں کو دھماکہ سے اُڑانے کی پُرزور مذمت کرتے ہوئے افغانستان اور عراق کے جہاد کو اس سے مختلف قرار دیا اور کہا کہ مذہب کے نام پر ہونے والی دہشت گردی کے پیچھے غیر ملکی ایجنسیوں کا ہاتھ کارفرما ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ مغربی طاقتوں کے اشاروں پر اُمت کو دبایا نہیں جاسکتا ہے اور پرویز مشرف کو یہ بات بتائی جائے کہ کوئی اپنی قوم کے خلاف لڑ کر جنگ نہیں جیت سکتا۔ اگر وہ

کامیابی کا منہ دیکھنا چاہتے ہیں تو پھر اُنہیں صحابہ کرام حضرت خالد، ابوبکر وعمر اور عثمان وعلی رضی اللہ عنہم اور مسلم جرنیلوں طارق بن زیادؒ، موسیٰ بن نصیرؒ کے کردار کو نمونہ اور نقش پا بنانا ہوگا۔

* روزنامہ نوائے وقت کے کالم نگار، ممتاز صحافی جناب **عطاء الرحمٰن** نے خطاب کرتے ہوئے دہشت گردی کے مختلف پہلوؤں اور اس کے اصل اسباب ومحرکات کا ذکر کرتے ہوئے علما کو معذرت خواہانہ رویہ اختیار کرنے کی بجائے دہشت گردی کے اصل منبع اور وجوہات کی نشاندہی کرنے کی تلقین کی۔ اُنہوں نے کہا کہ سب سے خوفناک صورت دہشت گردی 'ریاستی' ہوتی ہے جس میں جاسوسی کا نظام اہم کردار ادا کرتا ہے اور آج امریکہ کی سی آئی اے نے پوری دنیا پر دہشت گردی کا جال پھیلایا ہے۔ اُنہوں نے لندن کے دھماکوں کی مذمت کرتے ہوئے اس کے اسباب ومحرکات کو ختم کرنے پر زور دیا۔ اُنہوں نے کہا کہ آج اُمت ِمسلمہ پر ظلم کی انتہا کردی گئی ہے اور اسلامی حکومتیں جہاد کا علم بلند کرنے کی بجائے امریکہ کی فرنٹ لائن بن گئی ہیں، ان حالات میں اگر کوئی ردِعمل میں اُٹھ کر دھماکے کردے تو اسے مطعون کیوں کیا جاتا ہے؟

اُنہوں نے کہا کہ ۱۹۴۷ء تا ۱۹۵۸ء تک آئینی سول حکومتیں رہیں، اس دوران کوئی مذہبی اور لسانی دہشت گردی نہیں ہوئی۔ اس کے بعد فوجی حکومتوں نے سیاسی جماعتوں کو سیاست سے دور رکھنے کے لئے ایم کیو ایم، سپاہِ صحابہؓ اور سپاہِ محمدؐ جیسی جماعتوں کو فروغ دیا اور ملک دہشت گردی کی لپیٹ میں آگیا جس سے فائدہ اٹھا کر 'را' اور ملک دشمن عناصر نے بھی اپنی کاروائیوں کا آغاز کردیا۔

* تقریب کے صدر، چیئرمین سینٹ جناب **محمد میاں سومرو** نے اپنے خطاب میں کہا کہ موجودہ دہشت گردی کے واقعات عالمی امن کے لیے انتہائی تشویشناک ہیں۔ اسلام امن وسلامتی کا دین ہے اور یہ انسانی جان کے احترام کو بنیادی اہمیت دیتا ہے۔ اُنہوں نے قرآنِ مجید کی مختلف آیات کے حوالے سے اسلامی موقف کو واضح کیا۔ اُنہوں نے حکومت ِپاکستان اور ملت ِاسلامیہ کے اس موقف کو بڑی تفصیل کے ساتھ پیش کیا جو وہ دہشت گردی کے ان واقعات کی مذمت میں پیش کرتے ہیں۔ آخر میں اُنہوں نے اُمت کو اس صورتحال کے

تدارک کیلئے اپنا کردار ادا کرنے کی دعوت دی اور مسلم ممالک کے شہریوں کو یہ مشورہ دیا کہ وہ علم اور تحقیق کی روایت کو مستحکم کرتے ہوئے اس نوعیت کی منفی سرگرمیوں کا تدارک کریں۔

٭ ادارۂ علوم اثریہ، فیصل آباد کے مدیر **مولانا ارشاد الحق اثری** نے اپنے خطاب میں کہا کہ اسلام انسان کی جان و مال کا سب سے بڑا محافظ اور دہشت گردی کا سرے سے مخالف ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ جو مذہب رحم مادر سے لے کر موت کے بعد تک بھی انسان کے تحفظ کی ضمانت دیتا ہو اور ایک انسان کے قتل کو پوری انسانیت کا قتل قرار دیتا ہو، وہ یقیناً دہشت گردی کی حمایت نہیں کرسکتا۔ اُنہوں نے کہا کہ جب تک مسلمانوں نے دین کے غلبہ اور ظلم کے خاتمہ کو اپنا مقصد بنایا اور ایک مظلوم عورت کی پکار پر اسلامی حکومت حرکت میں آتی رہی، اس وقت تک مسلمان سپر طاقت رہے۔ اُنہوں نے کہا کہ جب تک مسلم حکمران اپنے ذاتی اقتدار کا تحفظ چھوڑ کر مسلم اُمہ پر ظلم و ستم کے خلاف کچھ نہیں کریں گے، اس وقت تک ان سے دہشت گردی کا الزام نہیں دُھلے گا۔ بقول علامہ اقبالؒ

تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے
ہے جرمِ ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات

٭ تنظیم المدارس پاکستان کے ناظم اعلیٰ اور جامعہ نعیمیہ لاہور کے مہتمم **مولانا ڈاکٹر سرفراز نعیمی** نے اپنے خطاب میں تاریخ کے تناظر میں امریکہ اور یواین او کے گھناؤنے اور دوہرے کردار کو واضح کرتے ہوئے دہشت گردی کے اسباب اور وجوہات کو تلاش کرنے پر زور دیا۔ اُنہوں نے حکومتِ پاکستان کو افغانستان کے خلاف امریکہ کو لاجسٹک سپورٹ دے کر مسلمان بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کو قتل کروانے کا ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے طالبان کو ملتِ اسلامیہ کے قابل قدر سپوت قرار دیا۔ اُنہوں نے ۱۱ ستمبر اور ۷ جولائی کے واقعات کو مسلمانوں کے خلاف یہود و نصاریٰ کی سازش قرار دیتے ہوئے کہا کہ آج خود مسلمان ہر جگہ ریاستی دہشت گردی کا شکار ہیں جس کی واضح مثال کشمیر اور فلسطین ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ امن کے حصول کے لئے مسلمانوں کو اپنی قوت مجتمع کرنا ہوگی کیونکہ امن بھیک مانگنے سے کبھی نہیں ملا کرتا۔

اُنہوں نے پرویز مشرف کی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے قوم کے خلاف طاقت استعمال

کرنے اور اُنہیں اسلام پسندوں کو ووٹ دینے سے روکنے کو خود صدر کی انتہا پسندی قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ صدر نے مذہبی جماعتوں پر انتہا پسندی کا الزام عائد کرکے عوام کو ان سے متنفر کرنے کی مہم شروع کررکھی ہے تاکہ عوام ان سے سیاسی اور معاشرتی میدان میں کسی مثبت کردار کی توقع نہ رکھیں۔ اُنہوں نے اسلامی قوتوں کو جھکنے کی بجائے اُنہیں اس کردار کو عملاً اپنانے کی ترغیب دی جس کا اسلام نے اُنہیں مکلّف کیا ہے۔

* ممتاز وکیل **نثار احمد بٹ** نے اپنے خطاب میں کہا کہ عالمی صیہونی تحریک WZO عیسائی حکومتوں کے ذریعے عالم اسلام کو زیر کرنے کے لئے دنیا میں دہشت گردی کروا رہی ہے۔اُنہوں نے امریکہ کی عراق اور افغانستان کے خلاف جارحیت کا اصل ہدف مسلمانوں کے وسائل پر قبضہ کو قرار دیا۔اُنہوں نے کہا کہ بڑی طاقتیں اپنا اسلحہ بیچنے کے لئے بھی دہشت گردی کے واقعات کے ذریعے جنگی حالات خود پیدا کرتی ہیں۔

* **پروفیسر عبدالجبار شاکر** نے خطاب کرتے ہوئے یہودیوں کو موجودہ عالمی انتشار اور امن تباہ کرنے کا ذمہ دار قرار دیا اور کہا کہ مسلمانوں کو دہشت گرد قرار دینے کی مثال اس مرغی کی ہے جو اپنے چوزوں کو بلی سے بچانے کے لئے اپنی چونچ کو استعمال کرتی ہے۔ عالمی میڈیا بلی کی دہشت گردی کو نظر انداز کرکے مرغی کا اپنے دفاع کے لئے ٹھونگے مارنے کو دہشت گردی قرار دے رہا ہے جبکہ دفاع کرنا ہر ایک کا حق ہے، اور اصل دہشت گرد وہ ہے جو دوسروں پر اپنے مفاد کے لئے ظلم وستم کا ارتکاب کرتا ہے۔آج ساری دنیا کی بجائے مسلمانوں پر دہشت گردی کا الزام اس لئے ہے کہ وہ بدمست ہاتھی امریکہ اور اس کے حواریوں کے خلاف جدوجہد کررہے ہیں۔

اُنہوں نے عالم اسلام میں سرگرم ملٹی نیشنل کمپنیوں کے کردار کو مشکوک اور خطرناک قرار دیتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کو ایک ملٹی نیشنل کمپنی کی وجہ سے پورے ہندوستان سے ہاتھ دھونا پڑا لیکن آج سینکڑوں ملٹی نیشنل کمپنیاں پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک میں مغربی طاقتوں کے ایجنڈے پر کام کررہی ہیں جس کا نتیجہ ہمارے لیے تباہ کن ہوگا۔

اُنہوں نے مساجد اور مدارس کو دنیا میں امن کے علمبردار اور اسلام کے قلعے قرار دیتے

ہوئے علمائے کرام کو پستی و پریشانی کا شکار ہونے کی بجائے ایک سپاہی کی طرح جاگتے ہوئے اپنے اس کام کو آگے بڑھانے پر زور دیا اور کہا کہ اس سلسلہ میں ہماری غفلت خوفناک صورت حال پیدا کرسکتی ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ مدارس کے نصاب میں اصلاح کا مقصد اپنے نظریہ سے انحراف نہیں بلکہ مقصد اسے جدید چیلنجز سے وابستہ کرنا ہونا چاہئے۔

* مولانا حافظ عبدالرحمن مدنی نے اس سیمینار کے بعد ہونے والی ورکشاپ کا تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ اس ورکشاپ کا مقصد علمائے کرام کو غزوِ فکری کے لیے تیار کرنا اور دورِ حاضر کے چیلنجوں سے آگاہ کرنا ہے تاکہ وہ اسلامی علوم سے استفادہ کرتے ہوئے لوگوں کی رہنمائی کا فریضہ انجام دے سکیں۔

اُنہوں نے کہا کہ عالمی قوتیں دنیا بھر میں مصروفِ عمل جہادی قوتوں کو معرکہ آرائی سے روکنا چاہتی ہیں اور اس کام میں مسلم ممالک کے حکمران ان کے حاشیہ نشین کا کردار ادا کررہے ہیں۔ اگر خدانخواستہ ان کو اپنے مذموم مقصد میں کامیابی ہوجاتی ہے تو مسلمانوں کو اسی قسم کی صورتحال کا سامنا کرنا پڑے گا جیسا کہ برصغیر میں جنگِ آزادی کے بعد کے سالوں میں ہوا۔ یہاں کے مسلمانوں نے پہلے زورِ بازو سے انگریز سامراج کو برصغیر سے نکالنے کی کوشش کی لیکن جب وہ اس میں کامیاب نہ ہوسکے تو برسر اقتدار سامراج نے ان پر عرصۂ حیات تنگ کردیا اور اُنہیں سنگین سزاؤں سے دوچار ہونا پڑا۔ ایسے حالات میں وقت کی مسلم قیادت نے علم وفکر کے میدان میں اسلام کا علم بلند کیا اور اپنی کوششوں کو مسلم قوم کی اصلاح اور تعمیر وترقی کی طرف موڑ دیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جنگِ آزادی کے بعد مسلمانوں میں کئی علمی وفکری تحریکیں شروع ہوئیں جن میں دینی مدارس میں دار العلوم دیوبند اور سرسید کی علمی تحریک وغیرہ نمایاں ہیں۔

اُنہوں نے کہا کہ ہمیں مسلم ممالک سے سپر قوتوں کو بے دخل کرنے کی ہر ممکن کوشش کے ساتھ ساتھ مسلم ممالک میں فکری اور علمی اصلاح کے لئے بھی کام کو جاری رکھنا چاہئے۔ اسلام نے 'جہاد' کو صرف قتال اور معرکہ آرائی میں محدود کرنے کی بجائے غلبہ دین کیلئے بروئے کار لائی جانے والی تمام مساعی پر محیط قرار دیا ہے اور دینی قوتوں کو ہر میدان میں غلبہ دین کے لئے

متحرک کردار ادا کرنا ہوگا، تب ہی اسلام کو درپیش چیلنجز کا صحیح طور پر سامنا کیا جاسکتا ہے۔

* تحریک حرمتِ قرآن پاکستان کے سربراہ **انجینئر سلیم اللہ خان** نے کشمیر میں اپنی عزت کا دفاع کرنے والی عورت اور غلیل سے اپنا دفاع کرنے والے فلسطینی کو دہشت گرد قرار دینا اور اُنہیں بموں سے اُڑانے والوں کو امن پسند قرار دینے کو مغرب کا دوہرا معیار قرار دیا۔ اُنہوں نے کہا کہ ﴿حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ﴾ (الانفال:۶۵) کے تحت آج جہاد و قتال ہی وقت کا اہم تقاضا ہے، غزوِ فکری پر اصرار مغربی میڈیا کی پراپیگنڈہ مہم کا نتیجہ ہے۔

اُنہوں نے مغربی میڈیا کا کردار واضح کرتے ہوئے کہا کہ اگر مغرب کی بلی مرجائے تو میڈیا آسمان سر پر اُٹھا لیتا ہے لیکن ہزاروں مسلمانوں کی ہلاکت ان کے نزدیک انسانی حقوق میں شامل نہیں ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ مدارس کو دہشت گردی کے ساتھ وابستہ کرنا مضحکہ خیز ہے، کیونکہ حالیہ واقعات کے ملزموں میں کوئی بھی مدارس کا پڑھا ہوا نہیں ہے۔

* آخر میں **ڈاکٹر راشد رندھاوا** کو حرفِ نصیحت اور دعا کے لئے دعوت دی گئی۔ اُنہوں نے پروپیگنڈہ کے اس دور میں قرآنِ کریم کی روشنی میں تین رہنما اُصولوں کا تذکرہ کیا:

① ﴿إِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا﴾ (آلِ عمران:۱۲۰) یعنی اگر مسلمان اللہ کا تقویٰ اختیار کریں اور اپنی جدوجہد کے نتائج کے لئے صبر وتحمل سے کام لیں تو آخر کار غیر مسلموں کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

② دنیا کے کافر آپس میں دوست لیکن قرآن کی رو سے مسلمانوں کے دشمن ہیں۔ لہٰذا ہمیں انہیں اپنا دشمن ہی سمجھنا چاہیے۔

③ ﴿وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيْكُمْ﴾ (الشوریٰ:۳۰) کہ ہمارے برے اعمال ہی ہماری ذلت کا سبب ہیں، لہٰذا اگر ہم اللہ کی بغاوت ترک کردیں تو ذلت کا یہ دور ٹل سکتا ہے۔

آخر میں ان کی رقت آمیز دُعا سے یہ مجلس اختتام پذیر ہوئی۔ ▣

اطلاع: محدث سے ملحق دینی درسگاہ **جامعہ لاہور الاسلامیہ** کا شعبہ كلية القرآن الكريم ملک بھر میں تجوید وقراءت کی ممتاز تعلیم وتربیت کا ادارہ ہے۔ رمضان میں تراویح پڑھانے کیلئے مدیر 'محدث' سے رابطہ کریں۔